سوال

(122)ایک قوم مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت مرجاوے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلے میں کے ایک قوم مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت مرجاوے۔ اور کفن وغیرہ کا فکر کیا جاوے۔ تو ساتھ ہی اس کی برادری کے آدمی دفن کرانے کو ہمراہ میت کے جاتے ہیں۔ ان کے کھانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ اور برادری کے آدمی سب مل کر کھاتے ہیں۔ اس کھانے کا نام حاضری رکھا ہے۔ چاہیے اس کو مقدور ہو یا نہ ہو ایسا ہی دسواں اور بیسواں اور اس سے زیادہ چالیسواں کہ کل برادری کو کھانا کھلانا پڑتا ہے۔ اور اگر کسی شخص کے پاس کچھ نہ ہو اور برادری کو نہ کھلاوے تو برادری کے لوگ زبردستی سے کھالیتے ہیں۔ بلکہ مجبور ہو کر سودی روپیہ لے کر برادری کو کھانا کھلانا پڑتا ہے۔ ایسا کھانا شرعا جائز ہے۔ یا مکروہ یا حرام ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں اہل موتیٰ کے گھر جو برادری کے لوگ اس دن کھانا کھاتے ہیں۔ وہ بدعت ہے۔ شرعیت میں کہیں ثابت نہیں ان کو چاہیے کہ اس سے توبہ کریں۔ بلکہ یہ لوگ خود کھانا پکا کر اس دن اہل موتیٰ کے گھر روانہ کریں۔ کونکہ ترمزی شریف میں عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کو حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو لوگوں سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے واسطے کھانا تیار کرو۔ کہ ان کو اس مصیبت میں کھانا پکانے کی فرصت نہیں۔ اور مشکوٰة شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ لفظوں میں کچھ فرق ہے۔ اس طرح دسوان بیسوان چالیسوا کہ اس کی بھی شرعیت میں کچھ اصل نہیں ہے۔ مطلق ثواب پہنچانا میت کے لئے بلاقید ایام مذکورہ کے درست ہے۔ اور شریعت سے ثابت ہے۔ کہ میت کو سعی احیائی سے دو طرح پر نفع پہنچتا ہے۔ اول یہ کہ خود وہ اپنی حیات میں کوئی سبب اپنے ثواب کا مثل خیرات جاریہ مقرر کر جائے۔ اور احیاء اس کو جاری رکھیں۔ دوسرے یہ کہ مسلمان اس کو دعائے مغفرت وصدقہ حج وغیرہ کے ساتھ یاد کریں۔ (سید نزیر حسین فتاوی نزیریہ جلد اول ص282)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد11ص 417